Fikr-o-Nasar vol. 1:10 (1964)

اخبار

• ۲۳ ر فروری ۱۹۶۴ء

ہالینڈ کے مشہور عالم ڈاکٹر بالجن ادارے میں تشریف لائے۔ اس سے قبل آپ نے اکتوبر میں ادارہ میں قریبًا بیس روز قیام کیا تھا۔ اس کے بعد شاہ ولی اللہ اکیڈیمی حیدرآباد گئے۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد ہندوستان گئے جہاں دہلی، علی گڑھ، لکھنؤ اور حیدرآباد کے علمی مراکز سے استفادہ کیا۔ قبل ازیں وہ سرسید کے دینی افکار پر تحقیقاتی مقالہ لکھ چکے ہیں۔ اب وہ شاہ ولی اللہ کے فلسفیانہ اور دینی افکار پر تحقیقی کام کرنے کے لئے مواد جمع کر رہے تھے۔ ادارے میں قیام کے دوران ایک مجلس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے شاہ ولی اللہ کے افکار پر نئے زاویوں سے روشنی ڈالی۔ اب آپ واپس وطن تشریف لے گئے ہیں جہاں وہ اپنی کتاب کی تکمیل کریں گے۔

• ۲۱ ر مارچ ۱۹۶۴ء

ادارے کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اسلم صدیقی وزارت اطلاعات میں تحقیقات کے شعبے میں اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے کے لئے رخصت ہوئے۔ ان کے اعزاز میں ایک الوداعی [illegible] دیا گیا۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

اسلم صدیقی صاحب نے اپنی زندگی کا آغاز صحافی کے طور پر کیا۔ آپ "ایسٹرن ٹائمز" "نوائے وقت" اور "شہباز" سے کافی عرصہ وابستہ رہے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف رسالوں اور جرائد میں گراں قدر مضامین لکھتے رہے جن میں سے "اسلامک کلچر"، "انڈو ایرانیکا" اور "انڈین ریویو" میں ان کے مطبوعہ مقالات کو علمی حلقوں میں بڑی قدر سے دیکھا گیا۔

۱۹۴۴ء میں "اورینٹ پریس آف انڈیا" میں چیف ایڈیٹر متعین ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں وزارتِ اطلاعات میں ڈپٹی پرنسپل انفارمیشن آفیسر مقرر ہوئے۔ مارچ ۱۹۶۳ء میں مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی میں پبلیکیشنز آفیسر کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ ادارے کے اندرونی نظم کے تقاضوں کے تحت آپ کو ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر کیا گیا۔ اپنے ایک سالہ قیام میں انہوں نے ادارے کے نظم ونسق کو بحسن وخوبی سنبھالا۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب، ڈائرکٹر ادارہ نے ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا

"اسلم صدیقی صاحب کا ہمارے ساتھ گذرا ہوا یہ سال ادارے کی تاریخ میں ایک یادگار سال ہے۔ انہوں نے انتظامی امور کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ ادارے کے امور میں ان کی دلچسپی ہی کا نتیجہ تھا کہ اس قلیل مدت میں ادارہ بہت بڑی حد تک منظم ہوگیا۔ ان کے یادگار کارناموں میں اردو ماہنامہ "فکرونظر" کا اجرا ہے۔ جس نے اس چھوٹی سی عمر میں ہی اپنے اثرات کا حلقہ کافی وسیع کر لیا ہے۔"

اسلم صدیقی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی جس قدر بھی حاصل ہوئی، ان ہی کے تعاون کی مرہونِ منت ہے۔ انہوں نے ادارے کی صلاحیتوں اور خوش آئند مستقبل کا اختصار سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ادارے کی ترقی کا انحصار اسی بات پر ہے کہ ادارے کا ہر رکن اپنے مفاد کو ادارے کے مفاد سے وابستہ کر دے۔

آخر میں ڈاکٹر رفیق احمد صاحب نے سٹاف کی طرف سے اسلم صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

اسلم صدیقی صاحب علمی دنیا میں اپنی قابل قدر تصنیفات کی وجہ سے بھی معروف ہیں۔ ان کی پہلی تصنیف "PAKISTAN SEEKS SECURITY" ہے۔ جس پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹائمز نے لکھا ہے:

جناب اسلم صدیقی اپنے ملک کے دفاعی مسائل کے اس جائزے کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں اس کتاب میں بڑے واضح انداز میں مسائل سے بحث کی گئی ہے۔" (TIMES LITERARY SUPPLEMENT. 27 AP. 1962)

ان کی تازہ ترین تصنیف "A PATH FOR PAKISTAN" ہے جس کے ایک باب کا ترجمہ اس شمارے میں شامل ہے